

خطبہ (۱۲۷)

(۱۲۷) وَمِنْ حُكْلَةً لَّهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

جس میں آپ نے پیانوں اور ترازوؤں کا ذکر فرمایا ہے اللہ کے بندو! تم اور تمہاری اس دنیا سے بندھی ہوئی امیدیں مقررہ مدت کی مہمان ہیں اور ایسے قرضدار جن سے اداگی کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ عمر ہے جو گھٹتی جا رہی ہے اور اعمال ہیں جو محفوظ ہو رہے ہیں۔ بہت سے دوڑھوپ کرنے والے اپنی منت آکارت کرنے والے ہیں اور بہت سے سمجھی و کوشش میں لگے رہنے والے گھٹائے میں جا رہے ہیں۔ تم ایسے زمانے میں ہو کہ جس میں بھلائی کے قدم پیچھے ہٹ رہے ہیں اور برائی آگے بڑھ رہی ہے اور لوگوں کو تباہ کرنے میں شیطان کی حرث تیز ہوتی جا رہی ہے۔

چنانچہ یہی وقت ہے کہ اس (کے ہتھکنڈوں) کا سروسامان مضبوط ہو چکا ہے اور اس کی سازشیں پھیل رہی ہیں اور اس کے شکار آسانی سے پھنس رہے ہیں۔ جدھر چاہو لوگوں پر نگاہ دوڑاؤ، تم یہی دیکھو گے کہ ایک طرف کوئی نقیر فقر و فاقہ جھیل رہا ہے اور دوسری طرف دولت مند نعمتوں کو کفران نعمت سے بدل رہا ہے اور کوئی بخیل اللہ کے حق کو دبا کر مال بڑھا رہا ہے اور کوئی سرکش پند و نصیحت سے کان بند کئے پڑا ہے۔

کہاں ہیں تمہارے نیک اور صاحب افراد؟ اور کہاں ہیں تمہارے عالی حوصلہ اور کریم النفس لوگ؟ کہاں ہیں کاروبار میں (دغا و فریب) سے بچنے والے اور اپنے طور طریقوں میں پاک و پاکیزہ رہنے والے؟ کیا وہ سب کے سب اس ذلیل اور زندگی کا مزا کر کر نے والی تیز رو دنیا سے گزر نہیں گئے اور کیا تم ان کے بعد ایسے رذیل اور ادنی لوگوں میں نہیں رہ گئے کہ جن کے مرتبہ کو پست و حقیر سمجھتے ہوئے اور ان کے

فی ذِكْرِ الْمَكَابِيلِ وَالْمَوَازِينِ
عِبَادَ اللَّهِ! إِنَّكُمْ - وَ مَا تَأْمُلُونَ
مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا. أَثُرْيَاءُ مُؤَجَّلُونَ،
وَ مَدِينُونَ مُقْتَضَوْنَ: أَجَلٌ مَنْتَقُوصٌ،
وَ عَمَلٌ مَحْفُوظٌ، فَرَبُّ دَائِبٍ مُضَيِّعٌ،
وَ رُبَّ كَادِحٍ حَاسِرٌ. وَ قَدْ أَصْبَحَتُمْ فِي
زَمَنٍ لَا يَرْدَادُ الْخَيْرُ فِيهِ إِلَّا إِدَبَارًا،
وَلَا الشَّرُّ إِلَّا إِقْبَالًا، وَلَا الشَّيْطَنُ فِي هَلَالٍ
النَّاسِ إِلَّا طَبَعًا.

فَهَذَا أَوَانٌ قَوِيَّثُ عُدَّتُهُ، وَ عَيْتُ
مَكِيدَتُهُ، وَ أَمْكَنَتُ فَرِيسَتُهُ. إِضْرِبْ
بِطَرْفِلَكَ حَيْثُ شِئْتَ مِنَ النَّاسِ، فَهَلْ
ثُبَصَرُ إِلَّا فَقِيئِدًا يُكَابِدُ فَقْرًا، أَوْ غَنِيَّا بَدَلَ
نِعْمَةَ اللَّهِ كُفُرًا، أَوْ بَخِيلًا اتَّخَذَ الْبُخْلَ
بِحَقِّ اللَّهِ وَ فَرًا، أَوْ مُتَمَرِّدًا كَانَ بِإِذْنِهِ عَنْ
سَمْعِ الْمَوَاعِظِ وَ قُرَاءِ!

أَيْنَ خِيَارُكُمْ وَ صُلَحَاوُكُمْ! وَ أَيْنَ
أَحْرَارُكُمْ وَ سَيَحَاوُكُمْ! وَ أَيْنَ الْمُتَوَرِّعُونَ
فِي مَكَابِسِهِمْ، وَ الْمُتَنَزَّهُونَ فِي مَذَاهِبِهِمْ!
آلِيَّسْ قَدْ ظَعُونَ جَمِيعًا عَنْ هَذِهِ الدُّنْيَا
الدَّنَيَّةِ، وَ الْعَاجِلَةِ الْمُنَغَّصَةِ، وَ هَلْ حِفْقَتُمْ
إِلَّا فِي حُثَالَةِ لَا تَلْتَقِي بِذِمَّهُمِ الشَّفَّاتِ،

ذکر سے پہلو بچاتے ہوئے ہونٹ ان کی مذمت میں بھی کھلانا گوار نہیں کرتے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَجِيعُونَ﴾، فساد ابھر آیا ہے، برائی کا وہ دور ایسا ہے کہ انقلاب کے کوئی آثار نہیں اور نہ کوئی روک تھام کرنے والا ہے جو خود بھی بازر ہے۔

کیا انہی کرتو توں سے جنت میں اللہ کے پڑوں میں بستے اور اس کا گہر ادوسٹ بننے کا ارادہ ہے؟ ارے تو! اللہ کو دھوکا دے کر اس سے جنت نہیں لی جاسکتی اور بغیر اس کی اطاعت کے اس کی رضامندیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ خدا ان لوگوں پر لعنت کرے کہ جو اوروں کو بھلائی کا حکم دیں اور خود اسے چھوڑ بیٹھیں اور دوسروں کو بری باتوں سے روکیں اور خود ان پر عمل کرتے ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۲۸)

جب حضرت ابوذرؓ کو رندہ کی طرف جلاوطن ملکیا گیا تو ان سے خطاب کر کے فرمایا:

اے ابوذر! تم اللہ کیلئے غصب ناک ہوئے ہو تو پھر جس کی خاطر یہ تمام غم و غصہ ہے اسی سے امید بھی رکھو۔ ان لوگوں کو تم سے اپنی دنیا کے متعلق خطرہ ہے اور تمہیں ان سے اپنے دین کے متعلق اندیشہ ہے، لہذا جس چیز کیلئے انہیں تم سے کھلا ہے وہ انہیں کے ہاتھ میں چھوڑو اور جس شے کیلئے تمہیں ان سے اندیشہ ہے اسے لے کر ان سے بھاگ نکلو۔ جس چیز سے تم انہیں محروم کر کے جا رہے ہو (کاش کہ وہ سمجھتے کہ) وہ اس کے لئے حاصل نہیں ہیں اور جس چیز کو انہوں نے تم سے روک لیا ہے اس سے تم بہت ہی بے نیاز ہو اور جلد ہی تم جان لو گے کہ کل فائدہ میں رہنے والا کوں ہے اور کس پر حسد کرنے والے زیادہ ہیں۔

استِضْغَارًا لِّقَدْرِهِمْ، وَ ذَهَابًا عَنْ ذُكْرِهِمْ! فَإِنَّا إِلَيْهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٦﴾، ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ﴾ فَلَا مُنْكِرٌ مُّغَيِّرٌ، وَلَا إِجْرَ مُرْدِجٌ.

أَفِيمَذَا تُرِيدُونَ أَنْ تُجَاوِرُوا اللَّهَ فِي دَارِ قُدُسِهِ، وَ تَكُونُوا أَعَزَّ أَوْلِيَاءِهِ عِنْدَهُ؟ هَيْهَا تَ! لَا يُخْدَعُ اللَّهُ عَنْ جَنَّتِهِ، وَ لَا تُنَالُ مَرْضَاتُهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ. لَعَنِ اللَّهِ الْأَمْرِيْنَ بِالْمَعْرُوفِ التَّارِكِيْنَ لَهُ، وَ النَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ الْعَامِلِيْنَ بِهِ! .

-----☆☆-----

(۱۲۸) وَمِنْ كَلَمَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لَا يَرِيْدُ رَحْمَةُ اللَّهِ، لَمَّا أُخْرِجَ إِلَى الرَّيْدَةِ:

يَا آبَا ذَرِّ! إِنَّكَ غَضِبْتَ اللَّهِ، فَأَرْجُ مَنْ غَضِبْتَ لَهُ، إِنَّ الْقَوْمَ خَافُوكَ عَلَى دُنْيَا هُمْ، وَ خِفْتَهُمْ عَلَى دِينِكَ، فَأَتَرُكُ فِي أَيْدِيْهِمْ مَا خَافُوكَ عَلَيْهِ، وَ اهْرُبْ مِنْهُمْ إِلَيْهَا خِفْتَهُمْ عَلَيْهِ، فَبَآ أَحْوَجَهُمْ إِلَى مَا مَنَعْتَهُمْ، وَ مَا آغْنَاكَ عَمَّا مَنَعْتُكَ! وَ سَتَعْلَمُ مَنِ الرَّابِحُ غَدًا، وَ الْأَكْثَرُ حُسْنًا.